تَوَجُّہ اِلَی اللّٰہ

01-June-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

1 جون، 2023ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

تَوَجُّہ اِلَی اللہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...اِبْتِہَال کسے کہتے ہیں...؟

✿...انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مبارک ادائیں

✿...اڑنے والی دیگ

✿...غلام پر عنایات کا انوکھا سبب

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

روایت ہے: ایک روز سرکارِ نامدار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باہَر تشریف لائے، اِس موقع پر حضرت ابو طلحہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے آگے بڑھ کر عرض کیا: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آج چہرۂ مُبارک پر خوشی کے آثار معلوم ہو رہے ہیں۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک ابھی جبرئیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے عرض کیا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جس نے آپ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کے نامۂ اعمال میں 10 نیکیاں لکھے گا اور 10 گُناہ مِٹا دے گا اور 10 درجات بڑھا دے گا۔[1]

اُن پر درود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...القول البدیع، صفحہ: 118۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 209۔

بیان سُننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے:اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اَچھی نیّت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سُننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے!مثلاً نیت کیجئے: ❁رِضَائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁پورا بیان سُنوں گا ❁ادب سے بیٹھوں گا ❁نصیحت حاصِل کروں گا ❁اَحمدِ مجتبیٰ، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُورۂ مُجادَلہ کا شانِ نزول

پیارے اسلامی بھائیو! ایک فقہی مسئلہ ہے، جسے ظِہار کہتے ہیں، عِلْمِ فِقہ کی کتابوں میں **ظِہار** کا پورا باب (**Chapter**) ہوتا ہے۔ جو شادِی شدہ ہیں، انہیں یہ مَسَائِل ضرور سیکھنے چاہئے، ظِہَار کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو اپنی ماں یا بہن کی مِثْل کہنا مثلاً شوہَر نے اپنی بیوی کو کہا: تم میرے لئے میری ماں کی مثل ہو۔ یہ ظِہار ہوتا ہے، اِسْلام کے اِبْتدا میں ظِہار کا حکم بھی طلاق والا تھا، یعنی اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کی مثل کہہ دیتا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی تھی۔

ایک صحابیہ ہیں: حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا، ایک مرتبہ ان کے شوہَر نے انہیں کہہ دیا: تم مجھ پر میری ماں کی مثل ہو۔ کہنے کو تو کہہ گئے، پھر شرمندگی ہوئی کہ یہ میں نے کیا کہہ دیا، اب پریشانی ہوئی کہ اس طرح تو نِکاح ختم ہو جاتا ہے، بیوی اپنے شوہَر پر حرام ہو

1 ...بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

جاتی ہے۔ اسی پریشانی کے عالَم میں حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں، ساراواقعہ بیان کیا اور عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرا مال ختم ہو چکا ہے، ماں باپ وفات پاگئے ہیں، عمر بھی زیادہ ہو گئی ہے اور بچے چھوٹے چھوٹے ہیں، اگر انہیں باپ کے پاس چھوڑوں تو ماں کے بغیر ننھے بچوں کی پرورش کیسے ہو سکے گی اور اپنے پاس رکھوں تو بھوکے مر جائیں گے، اب ایسی کیا صُورت ہے کہ میرے اور میرے شوہر کے درمیان جُدائی نہ ہو۔ رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ساری عَرض سُن کر فرمایا: تمہارے مسئلے کے متعلق میرے پاس کوئی حکم نہیں (یعنی ابھی تک ظِہار کے متعلق کوئی نیا حکم نازِل نہیں ہوا اور پُرانا دستور یہی ہے کہ ظِہار سے عورت حرام ہو جاتی ہے)۔

حضرت خولہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بہت پریشان تھیں، دِل میں غم کا سُمندر اُمنڈ رہا تھا، رہ رہ کر بچوں کا خیال آرہا تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بار بار بارگاہِ رسالت میں عَرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے شوہر نے طلاق کا لفظ نہیں بولا تھا، وہ میرے بچوں کے اَبُّو ہیں (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کوئی تو صُورت بتایئے) لیکن رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک ہی جواب اِرشاد فرمارہے تھے: ابھی تک اس مسئلہ میں کوئی نیا حکم نازِل نہیں ہوا۔

بالآخر جب انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق جواب نہ پایا تو دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کیا: اے اللہ پاک! میری محتاجی، بے کسی اور پریشان حالی پر رحم فرما، اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر میرے حق میں ایسا حکم نازِل فرما جس سے میری مصیبت دُور ہو جائے۔ ابھی حضرت خولہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بارگاہِ اِلٰہی میں عَرض کر ہی رہی تھیں کہ غمگین دِل کی دُعا قبول ہوئی اور حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام وحی لے کر حاضِر ہو گئے۔[1]

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:28، سورۂ مجادلہ، تحت الآیۃ:1، صفحہ:1001 بتغیر قلیل۔

اس موقع پر پارہ:28،سُورَۃُ مُجَادَلَہ کی اِبتدائی آیات نازِل ہوئیں، اللہ پاک نے فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ(۲)

(پارہ:28،سورۂ مُجَادَلَہ:2تا4)

ترجمہ کنزُالعرفان: تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں، وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے انہیں جنم دیا اور بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا، بہت بخشنے والا ہے۔

اس کے ساتھ مزید آیات بھی ہیں، جو اسی واقعہ کے ضمن میں نازِل ہوئیں، خُلاصہ یہ کہ حضرت خَولہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی دُعا کی برکت سے ظِہار کا پہلے والا حکم منسوخ کر دیا گیا اور نیا حکم نازِل ہوا، یعنی اب قیامت تک کے لئے یہ اُصول بن گیا کہ ظِہار طلاق نہیں ہے، البتہ یہ بہت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات ہے، اس سے بچنا لازم ہے، اگر کوئی جانے انجانے میں اپنی زوجہ سے ظِہار کر بیٹھے، مثلاً اسے اپنی ماں کی طرح کہہ بیٹھے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کے قریب نہیں جا سکتا، اس پر لازِم ہے کہ ظہار کے کفارے میں ایک غلام آزاد کرے، یہ نہ کر سکتا ہو تو لگاتار 2 ماہ کے روزے رکھے، یہ بھی نہ کر سکے تو 60 مسکینوں کو 2 وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس اِیمان اَفروز، سبق آموز قرآنی واقعہ میں غور فرمایئے! ہم ذرا تَصَوُّر باندھیں؛ حضرت خولہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اس وقت کتنے درد اور تکلیف میں تھیں، ماں باپ

(1)... فتاوی رضویہ، جلد:13، صفحہ:269 ملتقطاً۔

وفات پاچکے ہیں، اپنی عمر زیادہ ہو چکی ہے، بچے چھوٹے ہیں، اس حالت میں شوہَر سے جُدائی کا معاملہ ہو گیا، اس لمحے غم کا کیسا سمندر ان کے دِل میں اُمنڈ رہا ہو گا، اس کیفیت میں جب انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی تو ان کی ایک دردناک آہ کی برکت سے قیامت تک کے لئے مسلمانوں پر آسانی کر دی گئی، ظِہار جس کا حکم طلاق والا تھا، اس میں تخفیف کر دی گئی۔ معلوم ہوا؛ ایک دَرْد بھری آہ وہ کام کر جاتی ہے جو کسی اور ذریعے سے نہیں ہو سکتا۔

اِبْتِہَال کسے کہتے ہیں...؟

ہمارے ہاں بعض لوگ شکوہ کر رہے ہوتے ہیں کہ بڑی دُعائیں مانگیں مگر قبول نہ ہوئی، اَوَّل تو یہ یاد رکھئے کہ ہر دُعا قبول ہی قبول ہی قبول ہے، البتہ یہ ضروری نہیں کہ جو ہم نے مانگا، ہمیں وہی ملے، بعض دفعہ ہماری دُعا کی برکت سے ہم سے مصیبت دُور کر دی جاتی ہے، کبھی ہم نے جو مانگا اس سے اَفْضل و بہتر چیز ہمیں عطا کر دی جاتی ہے اور کبھی وہ دُعا ہمارے لئے آخرت میں محفوظ کر لی جاتی ہے۔ غَرَض؛ ہر دُعا قبول ہی ہوتی ہے۔

پھر ہمیں یہ بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم دُعا مانگتے کیسے ہیں؟ ہمارے مُعَاشرے میں ایک تعداد اُن لوگوں کی ہے جنہیں دُعا بھی مانگنی نہیں آتی، دُعا کے آداب میں سے ہے کہ دِل میں غم کی کیفیت پیدا کر کے دُعا مانگی جائے، ایک اِصطلاح ہے: **اِبْتِہَال یعنی دُعا میں گڑگڑانا، ہاتھوں کو بلند کرنا اور پُوری تَوَجہ سے اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کرنا۔ یہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنّت ہے۔** اس لئے اللہ پاک کے حُضُور گڑگڑا کر، پُوری تَوَجُّہ کے ساتھ دُعا مانگنے کی عادت بنائیے! ایسے دُعا مانگیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! برکتیں نصیب ہوں گی۔

میں ہوں بندہ تُو ہے مولیٰ | تُو ہے قادِر، میں ناکارہ

میں منگتا تُو دینے والا	یااللہ! مری جھولی بھر دے
بخش دے میری ساری خطائیں	کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں
برسا دے رحمت کی برکھا	یااللہ! مری جھولی بھر دے[(1)]

اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مبارک ادائیں

قرآنِ کریم میں ایک سُورت ہے: سُوْرَۃُ اَنْبِیَاء۔ اس مُبارک سُورت میں کئی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا تذکرہ ہے، اس میں بالخصوص اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا یہ مُبارک وَصف بیان ہوا ہے کہ اللہ پاک کے پیارے نبی، اللہ پاک کے حُضُور دُعائیں کیا کرتے تھے، کوئی مُشکل ہوتی، کوئی پریشانی ہوتی، ان کی تَوَجُّہ کا مرکز **اللہ پاک کی پاک ذات** ہوتی تھی، یہ اللہ پاک کو پُکارتے، اس کے حُضُور دُعائیں کیا کرتے تھے۔

حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے تقریباً 950 سال اپنی قوم کو نیکی کی دَعوت دی لیکن وہ بدبخت کافِر ایمان نہ لائے، یہ بدبخت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مَعَاذَاللہ! تکلیف پہنچاتے، جسمانی تشدد بھی کرتے، آخر حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعا کی، اللہ پاک فرماتا ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾

(پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:76)

ترجمہ کنزُالایمان: تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اُسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی۔

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی اس دُعا کے نتیجے میں کفار پر عظیم سیلاب کا عذاب آیا اور ان کو تباہ وبرباد کر دیا گیا۔[(2)]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 122-123 ملتقطاً۔

2 ... تفسیر طبری، پارہ:17، سورۂ انبیاء، تحت الآیۃ:76-77، جلد:9، صفحہ:48-49۔

اسی طرح حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام پر آزمائش آئی، آپ نے دُعا کی:

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ (پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:83)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

آپ کی دُعا قبول ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۴﴾ (پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:84)	ترجمہ کنزُالایمان: تو ہم نے اس کی دعا سُن لی تو ہم نے دور کر دی جو تکلیف اُسے تھی اور ہم نے اُسے اس کے گھر والے اور اُن کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کیے اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی والوں کے لئے نصیحت۔

حضرت یُونُس عَلَیْہِ السَّلَام پر آزمائش آئی، آپ مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تھے، آپ نے وہاں سے اللہ پاک کو پُکارا، اللہ پاک نے فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُـنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ (پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:88)	ترجمہ کنزُالایمان: تو ہم نے اس کی پکار سُن لی اور اُسے غم سے نجات بخشی اور ایسی ہی نجات دیں گے مسلمانوں کو۔

حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاں اَوْلاد نہیں تھی، آپ بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکے تھے، آپ کی زوجہ بھی بانجھ تھیں، اس حال میں حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے دُعا کی:

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ (پارہ:17، سورۂ اَنْبِیَاء:89)	ترجمہ کنزُالایمان: اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب سے بہتر وارث۔

اللہ پاک نے فرمایا:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ (پارہ:17، سورۃ اَنْبِیَاء:90)

ترجمۂ کنزُالایمان: تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اُسے یحییٰ عطا فرمایا اور اس کے لئے اس کی بی بی سنواری۔

سُبْحٰنَ الله! اے عاشقانِ رسول! یہ اَنبیائے کرام علیہم السلام ہیں، سب سے بلند رُتبہ ہستیاں ہیں، ان کو جب بھی پریشانی آتی تھی، مُشکل آتی تھی، یہ اللہ کریم کو پُکارتے تھے، اس کی جانِب متوجہ ہوتے تھے، اسی کے حُضُور عَرض کرتے تھے اور کس اَنداز میں دُعائیں مانگتے تھے؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾ (پارہ:17، سورۃ اَنْبِیَاء:90)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔

یہ ہے وہ بنیادی بات، جس کی ہمارے مُعاشرے میں کمی ہے، ہم تَوَجُّہ اِلَی الله سے محروم ہیں، ہم اللہ پاک کو نہیں پُکارتے، اس کے حُضُور صحیح اَنداز میں دُعائیں نہیں کرتے۔ یہ اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّت ہے کہ وہ دُعائیں کرتے تھے، کیسے کرتے تھے: اللہ پاک کے جلال سے ڈرتے ہوئے، اس کی رحمت پر بھروسہ جمائے، پُوری رغبت سے، عاجزی کرتے ہوئے۔ کاش! ہمیں بھی اس اَنداز میں دُعائیں مانگنا، اپنے اللہ پاک کے حُضُور گڑگڑانا نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہمارے پاس اَسباب مَحْدُود ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہم اِنسان ہیں اور بَظاہِر ہمارے پاس زِندگی گزارنے

اور اپنے مسائِل حل کرنے کے لئے بہت سے اَسْباب ہیں مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے اَسْباب بہت مَحْدُود ہیں ✿ بہت دفعہ زِندگی میں ایسے مواقع آتے ہیں کہ ہماری ساری اُمّیدیں ٹوٹ جاتی ہیں ✿ ہمارے لئے سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں ✿ بعض دفعہ کچھ رقم ہی کی حاجت پیش آجائے تو کبھی کبھی مایُوسی ہو جاتی ہے ✿ بندہ بھائی پر اُمّید لگاتا ہے مگر بھائی سے قرض نہیں ملتا ✿ کسی سیٹھ صاحِب پر نگاہ پڑتی ہے ✿ سیٹھ صاحِب بھی معذرت کر لیتے ہیں ✿ دوست اَحباب بھی مطلوبہ رقم کا اِنتظام نہیں کر پاتے ✿ ایسے وقت میں ہمارے لئے سب دروازے بند ہو جاتے ہیں ✿ کوئی اُمّید باقی نہیں بچتی ✿ بندہ مایُوسی کا شِکار ہونے لگتا ہے مگر ذرا غور کیجئے! جب سب اُمّیدیں ٹوٹ جائیں، اس وقت بھی ایک اُمّید باقی ہوتی ہے، جب سب دروازے بند ہو جائیں، اس وقت بھی ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے اور وہ دروازہ میرے رَبِّ کریم کا دروازہ ہے ✿ بادشاہوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، میرے رَبِّ کریم کا دروزاہ کبھی بند نہیں ہوتا ✿ لوگ ساتھ چھوڑتے ہیں ✿ دوست اَحْباب مُنہ پھیرتے ہیں ✿ بھائی بھائی سے دامن چھڑاتا ہے مگر میرا پیارا اللہ پاک اپنے بندوں کو مایُوس نہیں کرتا ✿ اس دروازے پر نیکوکار آئے، اسے بھی نوازا جاتا ہے ✿ گُناہ گار آئے، اس کی بھی جھولی بھر دی جاتی ہے۔

جو ہیبت سے رُکے مجرم تو رحمت نے کہا بڑھ کر | چلے آؤ! چلے آؤ! یہ گھر رحمٰن کا گھر ہے (1)

سیٹھ صاحب کو نیند کیوں نہ آئی..!

ایک امیر شخص تھا، اپنی گاڑی، اپنا بنگلہ، اَچھا کاروبار، اللہ پاک کا دِیا سب کچھ تھا، ایک

---

(1)...ذوقِ نعت، صفحہ: 253۔

روز وہ شام کو گھر آیا، بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزارا، شام کا کھانا کھایا، اپنے ضروری کام پُورے کئے، رات ہو گئی، سونے کا وقت ہوا تو نرم و ملائِم بستر پر لیٹ گیا مگر حیرت تھی کہ آج نرم نرم بستر پر نیند نہیں آ رہی تھی۔

نیند بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، جسے وہ عطا فرمائے، اسے ہی نصیب ہوتی ہے۔ وہ امیر شخص دیر تک کروٹیں بدلتا رہا مگر نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی، کافی وقت گزر گیا، آخر اُس نے سوچا: یہاں بھی تو فارِغ لیٹا ہوا ہوں، کیوں نہ باہَر کی تازہ ہوا لے لُوں، یہ سوچ کر اس نے گاڑی نکالی اور باہَر نکل گیا، کوئی کام تو تھا نہیں، یُوں ہی اِدھر اُدھر گھومتا رہا، چلتے چلتے ایک مقام پر اُسے مسجد نظر آئی، دِل میں آیا: یُوں ہی گھوم پھر رہا ہوں، کیوں نہ مسجد میں چلا جاؤں۔ چُنانچہ اُس نے گاڑی پارک کی، مسجد میں گیا، وُضُو کیا اور مسجد کے حال کی طرف بڑھ گیا، چلتے چلتے اچانک اُس کے قدم رُک گئے، پُوری مسجد خالی تھی مگر ایک کونے سے ہلکی ہلکی رونے اور سسکیاں بھرنے کی آواز آ رہی تھی، امیر شخص نے دیکھا تو کوئی غریب تھا، اس کے ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھے ہوئے تھے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور وہ روتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کر رہا تھا: اے اللہ پاک! میری بیٹی بیمار ہے، ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے، مجھ غریب کے پاس پیسے کہاں سے آئے، اے رَبِّ کریم! تُو اَسباب بنانے والا ہے، مجھ غریب کی حالتِ زار پر رحمت کی نظر فرما دے۔ وہ امیر شخص نیند نہ آنے کا سبب سمجھ چکا تھا، وہ غریب کے قریب گیا، جیب میں جتنی رقم تھی نکال کر اُس کو دی اور اپنا کارڈ دیتے ہوئے کہا: ابھی میرے پاس اتنی ہی رقم ہے، مزید ضرورت ہو تو اس ایڈریس پر آ جانا۔

غریب آدمی اگرچہ غریب تھا مگر اُس کا دِل لالچ سے پاک تھا، اس نے کارڈ واپس

دے کر کہا: بھائی صاحب! میرے پاس پہلے ہی ایک ایڈریس موجود ہے۔ امیر شخص نے حیرت سے پوچھا: وہ کس کا ایڈریس ہے، اگر ایڈریس تھا تو وہاں گئے کیوں نہیں؟ غریب آدمی نے سادگی سے کہا: وُہی جس نے آج اس وقت آپ کو میرے پاس بھیج دیا ہے، میں اُسی کے دروازے پر بیٹھا ہوں۔ آج میری ضرورت پُوری ہو گئی، دوبارہ جب ضرورت ہو گی تو پھر اسی دروازے پر آجاؤں گا۔

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا [1]

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! ❁ہمارے اَسباب مَحدود ہیں ❁ہماری اُمّیدیں ٹوٹتی ہیں ❁دروازے بند ہو جاتے ہیں ❁مُشکل، پریشانی آتی ہے تو دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے ❁طاقت ❁قُوَّت ❁رابطے کچھ کام نہیں آتے، ایسے وقت میں صِرف ایک ہی سہارا ہوتا ہے اور وہ کیا ہے؟ میرے پیارے اللہ پاک کی پاک بارگاہ، اس دروازے سے کوئی مایُوس نہیں جاتا، یہاں جھولیاں بھرتی ہیں، یہاں سے بھیک ملتی ہے اور ایسے اَنداز سے ملتی ہے، ایسی جگہ سے ملتی ہے کہ بندے کا وَہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

اُڑنے والی دیگ

مکتبۃ المدینہ کی بڑی پیاری کتاب ہے: **عُیُونُ الحکایات** ہے، اس میں بڑے پیارے پیارے سچے اور سبق آموز واقعات لکھے ہیں، عُیُونُ الحکایات، جلد:1، صفحہ:86 پر ہے: حضرت بَکْر بن عبد اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پچھلی قوموں میں ایک بہت سرکش، غیر مسلم

---

1 ...ذوق نعت، صفحہ:18۔

اور ظالم بادشاہ تھا، وہ اللہ پاک کی نافرمانی میں حد سے بڑھا ہوا تھا، ایک مرتبہ ایک جنگ میں بادشاہ گرفتار کر لیا گیا، اب اسے قتل کرنے کے لئے مختلف قسم کی سزائیں تجویز کی جانے لگیں، آخر یہ طے پایا کہ ظالِم بادشاہ کو ایک بڑی تانبے کی دیگ میں ڈال کر اُونچی جگہ رکھا جائے اور نیچے آگ جلادی جائے۔ ایسا ہی کیا گیا، تانبے کی ایک بڑی دیگ میں بادشاہ کو ڈال کر نیچے آگ جلادی گئی، آہستہ آہستہ دیگ گرم ہونا شروع ہوئی، بادشاہ کا جسم جھلسنے لگا، بادشاہ چونکہ غیر مسلم تھا، جھوٹے خُداؤں کی پُوجا کیا کرتا تھا، چُنانچہ مُشکل کی اس گھڑی میں بادشاہ نے اپنے جھوٹے خُداؤں کو پُکارنا شروع کیا، ایک ایک کر کے اپنے باطِل خُداؤں کو پُکارتا گیا مگر اَفسوس! ساری زِندگی جن کے سامنے سَر جھکایا تھا، جن کے آگے پیشانی رگڑی تھی، مُشکل کی اس گھڑی میں اُن جھوٹے خُداؤں نے نہ اس کی پُکار سُنی تھی، نہ ہی سُنی۔ دُشمن کا مُلک ہے، نہ اپنی فوج، نہ عزیز رشتے دار، ایسے وقت میں جھوٹے خُداؤں نے بھی پُکار نہ سُنی، سب اُمّیدیں ٹوٹ گئیں، سب دروزاے بند ہو گئے، اب یہ بادشاہ مسلمانوں کے رَبّ یعنی ایک سچّے خُدا، اللہ رحمٰن ورَحیم کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور اس نے بلند آواز سے لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھنا شروع کر دیا، بادشاہ نے مُشکل کی اس گھڑی میں سچّے دِل سے تَوبہ کی، اللہ پاک کی عظیم بارگاہ میں بادشاہ کی تَوبہ قبول ہو گئی، اَچانک بارش برسنا شروع ہوئی، بارش کی وجہ سے آگ بجھ گئی، پھر بہت تیز ہوا چلی، اتنی تیز کہ دیگ سمیت بادشاہ کو اُڑا کر لے گئی، اب بادشاہ دیگ سمیت ہوا میں اُڑتا ہوا لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ کی صدائیں بلند کر رہا تھا، ہوا نے دیگ کو ایک غیر مسلم قوم میں جا کر اُتارا، لوگوں نے جب دیکھا کہ ایک شخص جو دیگ سمیت اُڑتا ہوا آیا ہے اور اس کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہے تو سب لوگ

اس کے گرد جمع ہو گئے، بادشاہ نے ان لوگوں کو اپنا تمام واقعہ سُنایا، جب اُن غیر مسلموں نے ایسا سبق آموز قصّہ سُنا تو سب کے سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! جو بندہ سچّے دِل سے اللہ پاک کی جانِب تَوَجُّہ کرتا ہے، اللہ پاک کی جانِب رَجُوع لاتا ہے، سچّے دِل سے اللہ پاک کو پُکارتا ہے، اللہ پاک اس بندے کے لئے کیسے کیسے اَسباب پیدا فرما دیتا ہے...! مگر اَفسوس کی بات ہے، آج ہماری زِندگی سے یہ بات کم ہوتی جا رہی ہے، ہم جانتے ہیں ہمارے پاس اَسباب مَحْدُود ہیں، ہم جانتے ہیں کہ ہم مُحتاج ہیں، ہم جانتے ہیں کہ ہم پر مُشکلات آتی ہیں مگر دُعا کرنے میں بہت سُستی ہوتی ہے، اللہ پاک کی بارگاہ سے اِسْتِعَانت (یعنی مدد مانگنے) کا رُجحان بھی ہمارے مُعاشرے میں بہت کم ہو چُکا ہے۔

ایک ضروری پریکٹیکل

دُنیا میں بڑے بڑے ٹیسٹ ہوتے ہیں۔ آیئے! چند لمحوں کے لئے ہم اپنا ایک ٹیسٹ کرتے ہیں؛ ہم میں سے ہر ایک اپنے دِل میں ذرا غور کرے کہ جب ہم پر کوئی پریشانی آتی ہے تو ہمارے دِل میں سب سے پہلا خیال کِس کا آتا ہے؟ عمومی حالات یہی ہیں کہ ❁ اگر بیماری آجائے تو ہمارے دِل میں سب سے پہلا خیال ڈاکٹر کا آتا ہے ❁ اگر قانونی مسئلہ بَن جائے تو پہلا خیال وکیل کا آتا ہے ❁ اگر پیسوں کی ضرورت پڑ جائے تو پہلا خیال اپنے بھائیوں، دوستوں، عزیزوں کا آتا ہے۔

ہر ایک اپنے دِل سے پوچھے کیا ایسا نہیں ہے؟ شاید ہم میں سے بہت ساروں کو جواب ہاں میں ملے گا کہ ہاں! ایسا ہی ہے، مُشکل اور پریشانی کے وقت ہمارے دِل میں پہلا

(1)... عُیونُ الحِکَایات مترجم، جلد:1، صفحہ:86 خلاصۃً۔

خیال دُنیا کے ظاہِری اَسباب کا آتا ہے۔ یہ بھی اگرچہ گُناہ نہیں ہے، اَلبتہ ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ ❁ اسے پریشانی آئے ❁ مُشکل آئے ❁ بیمار ہو ❁ کوئی مسئلہ بَن جائے ❁ یا خُوشی ملے، ہر حال میں اسے سب سے پہلا خیال اپنے رَبّ کا آنا چاہئے، سارے ظاہِری اَسباب کی اہمیت اپنی جگہ ❁ بیمار ہوں تو دوائی بھی لینی ہے ❁ مُشکل آئے تو بھائیوں، دوستوں وغیرہ سے مدد مانگنا بھی اپنی جگہ درست ہے مگر یہ سب دوسرے درجے کی چیزیں ہیں، ایک مسلمان کی اپنے رَبِّ کریم کے ساتھ ایسی لَو لگی ہونی چاہئے کہ کچھ بھی ہو، کیسی ہی حالت ہو، کیسی ہی مُشکل ہو، اس کے دِل میں پہلا خیال اللہ پاک کا آئے۔

غیر مسلم اَخلاقِ مصطفٰے دیکھ کر مسلمان ہو گیا

3 ہجری غزوۂ غطفان کا موقع تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ساتھ لے کر سَفَر پر تھے، ایک مَقام پر پڑاؤ کیا، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کچھ فاصلے پر ٹھہرے اور پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اکیلے ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہو گئے، غیر مسلم جو ہر وقت محبوبِ خُدا، سردارِ اَنبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو نقصان پہنچانے کے ناپاک منصوبے بناتے رہتے تھے، ان میں سے ایک غیر مسلم اَچانک کہیں سے ظاہِر ہوا، ننگی تلوار ہاتھ میں تھی، بجلی کی طرح تلوار لہراتے ہوئے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے قریب پہنچا اور غرور و تکبر سے بھر کر بولا: مُحَمَّد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)! بتائیے! اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ محبوبِ رحمٰن، سلطانِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نہایت اِطمینان سے فرمایا: اللہ...!! (یعنی مجھے اللہ پاک بچائے گا)۔

بَس پھر کیا تھا، اگلے ہی لمحے وہ غیر مسلم نیچے گِرا ہوا تھا، تلوار رحمت والے نبی،

رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھ میں تھی، اب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بتا! اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ وہ غیر مسلم تھا، اُس نے مایُوسی سے کہا: مجھے بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی بے کسی پر رحم کرتے ہوئے اسے مُعَاف کر دیا، اس نے جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے اَعْلیٰ اَخْلاق دیکھے تو متاثِّر ہوا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تنہا تھے، اَچانک غیر مسلم نے حملہ کیا، اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے، اس لمحے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا؟ مجھے میرا اللہ بچائے گا۔

یہ ہے ہمارے پیارے آقا، رسولِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پیارا پیارا اَنداز....! آج کل ہمارے مُعاشرے سے یہ اَنداز ختم ہوتا جارہا ہے، ہم تھوڑا سا ماضِی کی طرف غور کریں، زیادہ نہیں صِرف 50 یا 60 سال پیچھے چلے جائیں، گھروں میں ایک ماحول ہوا کرتا تھا، مائیں اپنے ننھے ننھے بچوں کو عملی طور پر ذِکْرُ اللہ سکھاتی تھیں ❁ ننھا بچا چلتے چلتے گِر جاتا یا ٹھوکر لگ جاتی تو ماں کے منہ سے بےساختہ نکلتا تھا: حَسْبِیَ اللہ ❁ بچہ رات کو نیند میں ڈر جاتا تو مائیں سینے سے لگا کر اللہ پاک کا ذِکْر کیا کرتی تھیں ❁ کوئی چونکا دینے والی بات ہو جاتی تو لوگوں کے منہ سے نکلتا تھا: **یااللہ! خیر**...! یا اسی طرح کے اور پیارے پیارے جملے زبان پر رہتے تھے مگر اب لوگ ماڈرن ہو گئے ہیں، اب ایسا کم دیکھنے کو ملتا ہے، اب تو لوگ **ہائے ہُو** کرتے ہیں یا جو زیادہ ماڈرن ہیں وہ انگلش میں بولتے ہیں: ***Oh Shit***۔

یہ سب اگرچہ گُناہ نہیں ہے لیکن کاش! ایسے مواقع پر بھی بے معنیٰ لفظ منہ سے

---

[1]...شرح زرقانی علی المواہب الدنیہ، جلد:2، صفحہ:381 خلاصۃً۔

نکالنے کی بجائے ہم اللہ پاک کا ذِکْر کریں، ہماری تَوَجُّہ صِرْف وصِرْف اللہ پاک ہی کی طرف رہے ❁ مُشکل آئے ❁ پریشانی آئے ❁ بیماری آئے ❁ قرض داری آئے ❁ تنگ دستی آئے تو ہماری سب سے پہلی تَوَجُّہ اپنے پیارے اللہ کریم کی طرف جائے ❁ ہمیں مُشکل سے نجات کون دے گا؟ اللہ پاک دے گا ❁ بیماری سے شِفَا کون دے گا؟ اللہ پاک دے گا ❁ قرض داری سے، تنگ دستی سے نجات کون دے گا؟ اللہ پاک دے گا۔ لہٰذا اَسْبَاب پر نہیں بلکہ ہم مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب (یعنی اسباب بنانے والے اللہ پاک) پر بھروسہ کریں، اللہ پاک ہی کی طرف تَوَجُّہ رکھنے کی عادت بنائیں، کاش! ہمارے دِلوں میں اللہ پاک کی محبت پختہ ہو جائے اور ہماری تَوَجُّہات کا مرکز اللہ پاک کی پاکیزہ ذات بَن جائے۔

بزرگانِ دین کا پیارا اَنداز

حضرت اَبُو الحسن سِرِّی سَقَطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ ہے، آپ کی خدمت میں ایک مرتبہ آپ کی پڑوسن آئی اور عَرض کیا: اے اَبُو الحسن! رات میرے بیٹے کو سپاہی پکڑ کر لے گئے ہیں، شاید وہ اسے تکلیف پہنچائیں، براہِ کرم! میرے بیٹے کی سفارش کر دیجئے! پڑوسن کی فریاد سُن کر حضرت سری سَقَطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز میں مشغول ہو گئے۔ جب کافِی دیر ہو گئی تو اس عورت نے کہا: **اے اَبُو الحسن! جلدی کیجئے! کہیں ایسا نہ ہو کہ حاکم میرے بیٹے کو قید میں ڈال دے۔** حضرت سِرِّی سَقَطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز میں مشغول رہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: اے اللہ پاک کی بندی! میں تیرا مُعاملہ ہی تو حل کر رہا ہوں، ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اس پڑوسن کی خادمہ آئی اور کہا: بی بی جی! گھر چلئے! آپ کا بیٹا گھر آگیا ہے۔ (1)

---

(1) ...عُیون الحکایات مترجم، جلد: 1، صفحہ: 266۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے تَوَجُّہ اِلَی اللہ(اللہ پاک کی جانِب تَوَجُّہ کرنے) کا مُبارک اَنداز...! ہمارا حال کیا ہے؟ ❁ ہم اچانک کوئی غم کی خبر سُن لیں تو سَر پکڑ کے بیٹھ جاتے ہیں ❁ کوئی مُشکل آجائے، پریشانی آجائے تو اِدھر اُدھر بھاگتے اور نہ جانے کیسے کیسے خیالوں میں گم ہو جاتے ہیں ❁ بعض تو خبرِ غم سُن کر اُودَھم بھی مچاتے ہوں گے ❁ ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس یا کوئی اور چیز غُصّے یا غم کی کیفیت میں پھینک کر توڑ ڈالتے ہوں گے ❁ چیزیں اُلَٹ پلٹ کر ڈالتے ہوں گے، اللہ پاک کے نیک بندوں کا اَنداز دیکھئے کیسا پیارا ہوتا ہے! انہیں مُشکل آئے، پریشانی آئے تو اللہ پاک کے حُضُور حاضِر ہو جاتے ہیں، اسی کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں، اسی سے فریاد کرتے ہیں، وہی فریاد سننے والا ہے، وہی اپنے بندوں پر رحم و کرم فرمانے والا ہے، اللہ پاک ہی کی جانِب تَوَجُّہ کرنے سے مُشکلات ٹلتی ہیں۔

نماز نے صدمے سے بے خبر کر دیا

پیارے اسلامی بھائیو! کاش! ہم بھی نیک لوگوں والا پیارا پیارا اَنداز اپنالیں، یقین مانیئے! غم اور پریشانی کا اَصْل مَداوا ہی یہی ہے کہ بندہ رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضِر ہو جائے۔ تفسیرِ نعیمی میں ہے: حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بیٹے کی وفات ہوئی، جب آپ کو یہ غمناک خبر ملی تو آپ نماز میں مشغول ہوگئے اور اتنی لمبی نماز پڑھی کہ جب لوگ بیٹے کو دفنا کر واپس آگئے، تب آپ نماز سے فارِغ ہوئے، لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: مجھے اپنے بیٹے سے بہت محبت تھی، میں اس کی جدائی کا صدمہ برداشت نہ کر سکتا تھا، لہٰذا نماز میں مشغول ہو کر اس صدمے سے بے خبر ہو گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک اپنے نیک بندوں کا صدقہ ہمیں بھی ہمیشہ اپنی پاک بارگاہ کی

1... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:45، جلد:1، صفحہ:349۔

طرف متوجہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ۔

مانندِ شمع تیری طرف لَو لگی رہے	دے لطف میری جان کو سوز و گداز کا
کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ	بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر حال میں تَوَجُّہ رَبّ کی طرف رکھئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے مُشکل کے وقت تو اپنے رَبِّ کریم کی جانِب مُتَوَجِّہ ہونا ہی ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ خوشیوں کے وقت بھی اسی رحمٰن ورحیم کی جانِب تَوَجُّہ رکھنی ہے بلکہ یہ صُورت زیادہ اَہَم ہے کیونکہ عُموماً لوگ خوشحالی کے وقت ہی رَبّ کو زیادہ بھولتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اِحْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ اللہ پاک کے حقوق کی حِفَاظت کر! تُو اسے اپنے قریب پائے گا۔ تَعَرَّفْ اِلَى اللهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ خوشحالی میں اللہ پاک کو یاد رکھ! وہ تنگدستی میں تجھ پر خاص تَوَجُّہ فرمائے گا۔[1]

حضرت مُلّا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس چیز کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اُس پر عَمَل کر، جس سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے، اس سے باز رہ، اس کی برکت یہ ہو گی کہ اللہ پاک دُنیا میں مصیبتوں و پریشانیوں سے اور آخرت میں عذابات سے تیری حفاظت فرمائے گا۔ **معلوم ہوا جو شخص اللہ کا ہو جائے، اللہ پاک اس کا ہو جاتا ہے۔**[2]

---

1 ...شُعب الایمان، جلد:7، صفحہ:203، حدیث:10001۔
2 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، جلد:9، صفحہ:490، تحت الحدیث:5302۔

خوشیوں میں ربّ کو یاد رکھو!

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! ہمارے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تعلیم کیا ہے: خوشحالی میں رَب کو یاد رکھو! اللہ کریم مُشکل وقت میں تم پر خصوصی نظرِ عنایَت فرمائے گا۔

اَفسوس! ہم میں بہت ساروں کا حال اس کے بالکل اُلٹ ہے ❁ لوگوں کی ایک تعداد ہے جو مُشکل اور پریشانی کے وقت رَبّ کو یاد کرتے ہیں ❁ بیماری آجائے ❁ تنگدستی آجائے ❁ کاروبار بند ہو جائے ❁ اُمّیدیں ٹوٹ جائیں تو اللہ پاک کے حُضُور جھکتے ہیں ❁ نمازیں بھی پڑھنے لگتے ہیں ❁ ذِکر، دُعا ❁ صدقہ و خیرات ❁ مسجدوں کی حاضِری ❁ اَوراد و وَظائِف وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔

یقیناً یہ بہت اچھی بات ہے مگر تشویش ناک مُعاملہ یہ ہے کہ انہی لوگوں کو جب خوشیاں ملتی ہیں، مشکلات دُور ہوتی ہیں، خوشحالی آتی ہے تو گُناہوں بھری زِندگی میں لوٹ جاتے ہیں، بڑی عام سی مثال ہے، جب کسی گھر میں مرگ کا سلسلہ ہوتا ہے، کسی کی ماں یا باپ، بہن بھائی، چچا تایا یا کوئی اور رشتہ دار اِنتقال کرتا ہے تو گھر میں کہرام مچا ہوتا ہے، آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں، کبھی مسجد میں جا کر اِمام صاحِب سے دُعائیں کروائی جاتی ہیں، کبھی گھر ہی پر قرآن خوانی کا سلسلہ ہوتا ہے مگر چند ہی مہینوں کے بعد جب اسی گھر میں کوئی شادِی کی تقریب آجائے تو دیکھ کر لگتا ہی نہیں ہے کہ کچھ مہینوں پہلے یہی گھر ماتَم کدہ تھا، خُوب شہنائیاں بجتی ہیں، ڈھول ڈھمکے ہوتے ہیں، گانے باجوں کی محفلیں سجتی ہیں، شور شرابا کر کے، اُودھم مچا کر پُورے محلے کی نیند خراب کی جارہی ہوتی ہے۔ یقیناً 3 دِن سے

زیادہ سوگ منانا شرعاً جائِز نہیں ہے مگر خوشی کے وقت گُناہوں کا بازار گرم کرنا بھی شریعت نے منع کیا ہے۔ ہم کیوں خوشیوں میں اپنے رَبّ کو بھول جاتے ہیں؟ شادِی بیاہ پر، عید تہوار پر، بچوں کی سالگرہ کے وقت ہمیں شریعت کی تعلیمات کیوں یاد نہیں رہتیں...؟

کافِروں کی ایک بُری عادَت

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآىٕمًاۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗؕ

(پارہ11، سورۂ یونس:12)

ترجمہ کنزُ العرفان: اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں تھا

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: یعنی کافر کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے، بیٹھے، کھڑے ہر حال میں ہم سے دعا کرتا ہے اور جب تک اُس کی تکلیف زائل نہ ہو دعا میں مشغول رہتا ہے، پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ ہم سے منہ موڑ کر اپنے پہلے طریقہ پر چل دیتا ہے اور وہی کفر کی راہ اِختیار کرتا ہے اور تکلیف کے وقت کو بھول جاتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر اس نے ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔

اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اِنسان مصیبت کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا، جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے، لیٹے، بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے اور جب اللہ پاک تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ یہ حال غافل کا ہے۔ عقلمند مومن کا حال اس کے خلاف ہے وہ

مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے، تکلیف و راحت کے جملہ اَحوال میں اللہ پاک کے حضور گریہ وزاری اور دعا کرتا ہے۔[1]

معلوم ہوا جو عقلمند مؤمن ہے، وہ کبھی کسی حال میں اپنے رَبِّ کریم سے غافِل نہیں ہوتا، اس کی تَوَجُّہ ہر وقت اپنے پیارے اللہ پاک کی طرف ہوتی ہے، جب اسے نعمت ملے تو اپنے رَبّ کا شکر کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں جھکتا ہے اور جب مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے پیارے اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے، اِستغفار کرتا ہے، دُعائیں مانگتا ہے، یوں ہر وقت اس کی تَوَجُّہ کا مرکز صِرف ایک ہی ہوتا ہے، وہ ہر وقت اپنے پیارے اللہ پاک کی جانِب ہی مُتَوَجِّہ رہتا ہے۔

اللہ پاک کی طرف دوڑ پڑو...!

پارہ:27، سورۂ ذاریات، آیت:50 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِؕ (پارہ27، سورۂ ذاریات:50) | ترجمۂ کنزُالایمان: تو اللہ کی طرف بھاگو۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! اللہ پاک کی طرف دوڑ پڑو...! حضرت سہل تُستَری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: لوگو! مَاسِوَی اللہ (یعنی اللہ پاک کے سِوا دُنیا کی ہر چیز) کو چھوڑ کر اللہ پاک کی طرف دوڑ پڑو![2]

غُلام پر عِنَایات کا اَنوکھا سبب

ایک بادشاہ تھا، اس کے بہت سے غُلام تھے، سب اپنے اپنے لحاظ سے بادشاہ کی خِدمت

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:11، سورۂ یونس، تحت الآیۃ:12، جلد:4، صفحہ:293۔

2 ... روح البیان، پارہ:27، سورۂ ذاریات، تحت الآیۃ:50، جلد:9، صفحہ:171۔

میں کوئی کمی رہنے نہیں دیتے تھے مگر بادشاہ کو اپنے ایک غُلام سے بہت محبّت تھی، اس پر عنایات بھی زیادہ ہوا کرتی تھیں، یہ بات دوسرے غُلاموں کو بُری لگتی تھی، ایک روز ان سب نے ہمت کر کے بادشاہ کو کہہ ہی دیا، بولے: بادشاہ سلامت! کیا وجہ ہے کہ آپ اس غُلام سے زیادہ محبّت کرتے ہیں، اس پر عنایات بھی زیادہ فرماتے ہیں؟ بادشاہ سلامت مُعاملہ سمجھ گئے، بولے: ہمیں ایک سَفَر درپیش ہے، سب تیاری کریں، ہم جلد ہی سَفَر پر جا رہے ہیں۔ تیاریاں شروع ہوئیں، بادشاہ سلامت کے حُضُور سواری پیش کی گئی، سب غُلام بھی ساتھ ہو لئے اور بادشاہ سلامت سب غلاموں کو ساتھ لے کر سَفَر پر روانہ ہو گئے، چلتے گئے، چلتے گئے۔ ایک مقام پر جا کر دُور کہیں برفانی پہاڑ نظر آیا، پُورا پہاڑ برف سے ڈھکا ہوا تھا، بڑا خوبصُورت منظر تھا، بادشاہ سلامت رُک گئے، بادشاہ کے ادب میں غُلاموں نے بھی سُواریاں روک لیں مگر وہ غُلام جو بادشاہ کا منظورِ نظر تھا، اس نے اپنا گھوڑا دوڑا دیا، سب حیران تھے کہ اسے کیا ہوا؟ یہ کہاں جا رہا ہے؟ کچھ ہی دَیر بعد وہ غُلام واپس پہنچا، اس کے ہاتھ میں اسی پہاڑ پر پڑی ہوئی کچھ برف تھی۔ بادشاہ سلامت نے گرج کر پوچھا: تم کہاں گئے تھے؟ یہ برف کیوں لائے ہو؟ غُلام نے عَرض کیا: بادشاہ سلامت! آپ نے اس پہاڑ کو نظر بھر کر دیکھا تھا اور میں جانتا ہوں کہ آپ بِلاوجہ کسی چیز کو نظر بھر کر نہیں دیکھتے، لہٰذا میں سمجھ گیا کہ آپ برف حاصِل کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر بادشاہ نے دوسرے غُلاموں کو مخاطب کر کے کہا: اس میں اور تم میں یہ فرق ہے، تمہاری توجہ کاموں کی طرف ہوتی ہے مگر اس کی تَوَجُّہ کا مرکز میں ہوں، یہ ہر چیز سے کٹ کر ہر وقت میری جانِب مُتَوَجِّہ رہتا ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے حقیقی بندگی...!! ہم بندے ہیں، بندے کا کام ہوتا ہے

1...رسالہ قشیریہ، باب المراقبہ، صفحہ: 225-226 خلاصۃً۔

کہ ہر وقت اپنے مالِک کی خِدْمت میں حاضِر رہے، مالِک کی مرضی پر چلے، اپنی پُوری تَوَجُّہ مالِک کی طرف رکھے، ایک لمحہ بھی مالِک کی خِدْمت سے کوتاہی نہ برتے... مگر افسوس! ہمارا حال بہت مختلف ہے، ہم بندے ہیں، اللہ پاک ہمارا مالِک ہے مگر ہمارا حال ایسا ہے کہ ❁خوشی ملے تو ہم خوشی کے ہو کر رہ جاتے ہیں ❁غم آئے تو غم میں گھائل ہو جاتے ہیں ❁نہ خوشی میں اللہ پاک کی یاد آتی ہے ❁نہ غم کے وقت صحیح معنوں میں اللہ پاک کی یاد دِل میں بیٹھتی ہے ❁خوشی ملے تو گُناہوں کا بازار گرم ہوتا ہے ❁اور کوئی غم آ جائے تو لوگ شکوے، شکایت میں مَصرُوف ہو جاتے ہیں ❁بلکہ بعض نادان تو اس حالت میں مَعَاذَاللہ! کفریہ کلمات بھی بَک دیتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں حقیقی بندگی نصیب فرمائے۔ کاش! ہماری تَوَجُّہ ہر حال میں اللہ پاک کی جانِب رہے، خوشی ملے تو اس کا شکر ادا کریں، غم آجائے تو صبر کریں، اس کے حُضُور سجدہ کریں، دُعائیں مانگیں، اسی کے حُضُور گڑگڑایا کریں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

محبت میں اپنی گُما یااِلٰہی! | نہ پاؤں میں اپنا پتا یااِلٰہی!
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں | پِلا جام ایسا پِلا یااِلٰہی!
میں کار باتوں سے بچ کر ہمیشہ | کروں تیری حمد و ثنا یااِلٰہی! [1]

کیا آپ کو دَرْد نہیں ہوا...؟

حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہا بہت نیک اور پارسا خاتون تھیں، ایک مرتبہ آپ کہیں سے گزر رہی تھیں کہ دیوار سے ایک اینٹ گِری اور آپ کے سَر پر آ لگی، خُون بہنے لگا

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 105۔

مگر حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا نے اس جانِب بالکل تَوَجُّہ نہ کی، لوگوں نے پوچھا: کیا آپ کو تکلیف نہیں ہوئی؟ حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا کا خوبصورت جواب سنیئے! فرمایا: یہ اینٹ خود بخود نہیں گِری بلکہ اللہ پاک کے اِرادے سے گری ہے، میرے سَر میں خُود بخود نہیں لگی بلکہ اللہ پاک کے اِرادے سے لگی ہے، میں تو اس سوچ میں ہوں کہ میرے پیارے اللہ پاک کا اِرادہ میری جانِب ہوا ہے، اس لئے مجھے اس کی تکلیف کا اِحساس ہی نہیں ہوا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ کیسی عظیم بات ہے، کیسی کمال کی سوچ ہے۔ اینٹ لگی ہے، سَر سے خون بہہ رہا ہے مگر حضرت رابعہ بصریہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہا اس سوچ میں گم ہیں کہ اللہ پاک کا اِرادہ میری جانِب ہو گیا۔ کسی پنجابی شاعِر نے کیا خُوب کہا ہے:

جے سوہنا میرے دُکھ وِچ راضی | میں سُکھ نُوں چُلھے پاواں

وضاحت: یعنی اگر میرے پیارے اللہ پاک کی مرضی یہ ہے کہ مجھے دُنیا میں دُکھ پہنچے تو میں خوشیوں کو آگ میں ڈالتا ہوں، مجھے میرے رَبّ کی مرضی منظور ہے۔

اللہ پاک ہمیں بھی ایسی توفیق عطا فرمائے۔ کاش! ایسا ہو جائے، خوشیاں ملیں یا دُکھ آئیں، مُشکل ہو یا آسانی، پریشانی ہو یا خوشحالی، ہر حال میں ہم اللہ پاک کی جانِب ہی مُتَوَجِّہ رہیں، **کاش!** اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے کی سوچ نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ و رسول کی محبّت دِل میں بٹھانے، نیک نمازی بننے، سنّتیں

---

1 ...الکواکب الدریۃ، طبقہ ثانیہ، حرف راء، رابعہ عدویہ، جلد:1، صفحہ:270 خلاصۃً۔

اپنانے اور گُناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے! 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا و آخرت میں اس کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **مدنی مذاکرہ** بھی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشاء مدنی چینل پر براہِ راست (**Live**) سُوال جواب کا سلسلہ فرماتے ہیں، آپ بھی مدنی چینل پر پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرہ دیکھنے، سُننے کی کوشش فرمایئے۔

ماڈرن نوجوان کی توبہ

منڈی بہاؤ الدین (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں گُناہوں کی ہلاکت خیز وادی میں بھٹک رہا تھا۔ ہر وقت دل و دماغ پر فیشن کا بھوت سوار رہتا اور نیکیوں سے دُور دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر زندگی برباد کر رہا تھا۔ ایک بار ایک مبلغ نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے آخری عشرے کے اِجتماعی اِعتکاف کی بھرپور ترغیب دلائی، چُنانچہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے مجھے اِعتکاف کی سعادت ملی، اِجتماعی اِعتکاف کا پُر کیف ماحول، پُر سُوز بیانات، سحر و اِفطار کے روحانی مناظِر بہت اچھے لگے، کرم بالائے کرم یہ کہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے علمی وروحانی **مدنی مذاکروں** اور رقت انگیز دعاؤں نے دل سے گناہوں کا میل صاف کر دیا۔ میری گناہوں سے تاریک زندگی میں عشقِ مصطفےٰ کی روشنی پھیل گئی۔ میں نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! داڑھی شریف سے چہرہ سجا لیا، سر پر عمامہ کا تاج

سجایااور سنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کے لئے دعوتِ اِسلامی کا دینی ماحول اِختیار کرلیا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی | صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اوقاتِ نماز(Prayer Times)ایپ کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی ،ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت پیاری موبائل اپلی کیشن بنام **اوقاتِ نماز (Prayer Times)** جاری کی ہے ❁ اس اپلی کیشن کے ذریعے دنیا بھر میں کسی بھی مَقام کے اَوقات اور سمت قبلہ معلوم کیے جاسکتے ہیں ❁ اس کے علاوہ پانچوں نمازوں کے اَوقات کے ماہانہ ٹائم ٹیبل، اَذکار(روحانی علاج)،مدنی چینل ریڈیو، نماز کے اَوقات میں موبائل کو سائلنٹ(**Silent**)کرنے کی سہولت اور اِسلامی کیلنڈر موجود ہے۔اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن اِنسٹال کرلیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

جانوروں پر رَحم کرنا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): تم لوگ اِن بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرو ان پر اُس وقت سوار ہوا کرو جب کہ وہ اَچھی حالت میں ہوں اور انہیں اَچھی طرح کھلایا کرو۔[1] (2): ہر ذی روح پر شفقت کا اَجر ملتا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! جانوروں پر رحم کرنا سُنّت مصطفےٰ ہے ❁ رحمتِ عالم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جانورں پر بڑی شفقت فرماتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کی فریاد سُنتے اور ان کی مدد فرمایا کرتے ❁ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اُونٹ کی فریاد پر اس کے مالک سے فرمایا: **تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو**[3] ❁ اگر کوئی جانوروں کو تکلیف دیتا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اس سے ناراض ہوتے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جانوروں کو آپس میں لڑوانے، انہیں باندھ کر مارنے، اور ان کا مُثلہ بنانے (یعنی چہرہ بگاڑنے) سے منع فرمایا کرتے تھے۔[4]

اللہ پاک ہمیں بھی سُنّتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرتے ہوئے جانوروں پر شفقت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد: 3، حِصّہ: 16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی

---

1 ... ابوداؤد، کتاب: جہاد، صفحہ: 408، حدیث: 2548۔

2 ... بخاری، کتاب: مظالم وغصب صفحہ: 635، حدیث: 2466۔

3 ... ابوداؤد، کتاب: جہاد، صفحہ: 408، حدیث: 2549 خلاصۃً۔

4 ... سیرت رسول عربی، صفحہ: 332 تا 335 ملتقطاً۔

100 صفحات کی کتاب 550 **سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

(1)... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَوْلُ البَدِیْع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ [1]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [3]

﴾2﴿ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قدر حاصل کرلی۔ [4]

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
2 ... التر غیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتابُ الاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
4 ... تاریخ اِبْنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔